کر سامان چلنے کا

Shabe Bara'at 1447/2026

شبِ براءت اجتماع کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اربعین عطّار، قسط:2، صفحہ:28، حدیثِ پاک نمبر 28 ہے:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا لَّہٗ جَنَاحَانِ اَحَدُھُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ فَاِذَا صَلَّی الْعَبْدُ عَلَیَّ حُبًّا اِنْغَمَسَ فِی الْمَاءِ ثُمَّ یَنْتَفِضُ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ مِّنْہُ مَلَکًا یَّسْتَغْفِرُ لِذٰلِكَ الْمُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: اللہ پاک کا ایک فِرِشتہ ہے کہ اُس کا ایک بازو مشرِق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ جب کوئی شخص مجھ پر محبّت کے ساتھ دُرُود بھیجتا ہے وہ فِرِشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پَر جھاڑتا ہے، اللہ پاک اُس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر ہر قطرے سے ایک ایک فِرِشتہ پیدا کرتا ہے وہ فِرِشتے

قِیامت تک اُس دُرُود پڑھنے والے کے لئے اِستغفار کرتے ہیں۔[1]

ہم کو پڑھنا خدا نصیب کرے | دم بدم اور بار بار درود
جو مُحِبّ نبی ہے اے کافیؔ! | چاہیے اس کو بار بار درود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمد للہ! آج شبِ بَراءَت ہے۔ شبِ بَراءَت کے متعلق **حدیثِ پاک میں ہے:** جب شعبان کی درمیانی (یعنی 15 وِیں) رات آئے تو اس رات قیام (یعنی عِبَادت) کرو! دِن کو روزہ رکھو! بے شک اس رات سُورج غروب ہوتے ہی اللہ پاک اپنی شایانِ شان آسمانِ دُنیا پر تجلی فرماتا اور ارشاد فرماتا ہے: ۞ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ ہے کوئی مجھ سے

1...القول البدیع، صفحہ: 251 ملتقطاً۔
2...دیوانِ کافی، صفحہ: 23۔
3...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

مغفرت مانگنے والا کہ میں اُسے مُعاف کر دوں ❁ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ ہے کوئی رِزْق مانگنے والا کہ اسے رزق عطا کروں ❁ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ ہے کوئی پریشان حال کہ میں اس کی پریشانی دُور فرماؤں، **ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا، طُلُوعِ فجر تک یُوں ہی اِعْلان ہوتا رہتا ہے۔**[1]

کِشْتِ اُمّید پہ ہے فَضْلِ خُدا آج کی رات | ہر طرف چھائی ہے رحمت کی گھٹا آج کی رات
کس قدر جوش پہ ہے حق کی عطا آج کی رات | پائیں گے سارے طلب سے بھی سِوا آج کی رات
مغفرت ڈھونڈتی پھرتی ہے گنہ گاروں کو | مہرباں کتنا ہے بندوں پہ خُدا آج کی رات
کوئی محروم نہ رہ جائے زمیں پر سائل | آسمانوں سے یہ آتی ہے صدا آج کی رات

ایک شاعِر نے لکھا:

بارانِ فضل ہوتا ہے اس شب کو ہر گھڑی | خوش بخت ہے جسے ملی یہ عظمتوں کی رات
جو چاہتے ہو، تم کو کرے گا خدا عطا | اس کی عنایتوں کی ہے یہ نعمتوں کی رات
دامن بڑھاؤ مانگ لو خیراتِ مغفرت | اے عاصیو! ہے جلوہ نما رافتوں کی رات
راضی کرو تمام جو ناراض تم سے ہیں | صلح وصفا کی رات ہے، یہ قُربتوں کی رات

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہم پر یہ کیسی کرم نوازیاں ہیں...!!! الحمد للہ! ہم گنہگاروں کی بخشش کے لئے ہمیں بار بار موقعے فراہَم کئے جاتے ہیں ❁ شبِ بَراءَت آگئی، نِجات کی رات ہے، اس رات کو بَنُو کَلْب (یعنی عرب کے سب سے زیادہ بکریاں پالنے والے قبیلے) کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنّم سے آزاد کر دیا جاتا ہے ❁ آگے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! رمضان شریف تشریف لے آئے گا، رمضان شریف میں ہر روز لاکھوں گنہگاروں کی بخشش ہوتی ہے ❁ پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شبِ قدر تشریف لے

1...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی لیلۃ...الخ، صفحہ:225، حدیث:1388۔

آئے گی، ایسی بابرکت رات جو مغرب سے لے کر فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے، اس میں فرشتے اُترتے ہیں، اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یونہی یہ مواقع ہمارے لئے آتے ہی رہتے ہیں، یعنی ہم محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتیوں کی خاطِر بخشش و مغفرت کے دروازے کھلے ہی رہتے ہیں، کاش! ہم ان مواقع کی قدر کرنے والے بن جائیں، کاش! ان بابرکت راتوں کی صحیح معنوں میں قدر کریں، سچّی پکّی توبہ کر کے، گُناہ چھوڑ کر، نیکیوں پر کمر باندھ کر رحمتِ اِلٰہی کے حقدار بننے میں کامیاب ہو جائیں۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی | پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی التجا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
نارِ دوزخ سے مجھ کو اماں دے | مغفرت کر کے باغِ جِناں دے
کر دے رَحمت مری التجا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اینٹ کی نصیحت

علّامہ قرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِم ہوئے ہیں، آپ نے ایک سبق آموز اور بہت ہی عِبرتناک واقعہ لکھا ہے، آنکھیں کھول دینے والا واقعہ ہے، لکھتے ہیں: پچھلی اُمّتوں کی بات ہے، ایک شخص تھا، اس کے دو بیٹے تھے، موت تو آنی ہی آنی ہے، ایک وقت آیا کہ اس کا انتقال ہو گیا، اس نے وراثت میں ایک گھر چھوڑا۔

اب ہوتا تو عموماً یہی ہے کہ بنانے والا بنا کر چلا جاتا ہے، بعد والے وراثت کو لے کر لڑائیاں کرتے ہیں (ایسا کرنا نہیں چاہئے، وراثت کی تقسیم پیار محبّت سے ہی شریعت کے مطابق کر لینی

1...وسائل بخشش، صفحہ: 136 ملتقطاً۔

چاہئے)، خیر! اس شخص کے دونوں بیٹے اُس ایک گھر کو لے کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے۔ جب ان کا آپس میں جھگڑا ہو رہا تھا، اللہ پاک نے اس گھر میں لگی ہوئی ایک اینٹ کو بولنے کی طاقت بخشی، اینٹ نے بول کر کہا: یَا هٰذَانِ فِيْمَا تَتَنَازَعَانِ؟ اے دو بھائیو! کس بارے میں جھگڑا کرتے ہو؟ (مجھ سے میری کہانی سُنو!) میں ایک بادشاہ تھا، سالہا سال میں حکومت کرتا رہا، پھر مجھے موت نے فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔ (میرے خوبصورت رُخسار، پیاری پیاری آنکھیں، طاقتور جسم، مضبوط بازُو، میری ہڈیاں، غرض؛) میرا وُجود گل سَڑ کر مٹی میں مِل گیا۔ ایک ہزار سال تک میری مَٹی برباد رہی ہے، پھر ایک کمہار (یعنی مٹی کے برتن بنانے والے) نے میری دَفن کی جگہ سے مٹی اُٹھائی، میرے وُجود کی مٹی سے ایک پیالہ بنا دیا، اب میرے جسم کی مٹی کو پیالے کی صُورت میں استعمال کیا جاتا رہا، پھر وقت گزرا، سالہا سال کے بعد پیالہ بھی ٹوٹ گیا، مٹی پھر مٹی میں مِل گئی، پھر ایک شخص نے اس مٹی سے اینٹ بنائی اور اس مکان میں لگا دیا گیا۔ جب انجام ایسا ہے، پھر کس بات پر جھگڑا کر رہے ہو...؟[1]

کہاں تختِ خُسرو! کہاں طاقِ کِسریٰ
محلِّ اِقامت کا اُن کے پتا کیا؟
ملے خاک میں سینکڑوں مسند آراء
نہ گورِ سکندر ہے نہ قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے؟
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مِٹّی کا انجام بھی مِٹّی

پیارے اسلامی بھائیو! کیسی عِبرت کی بات ہے ❁ آج ہم اکڑ دِکھاتے ہیں ❁ بازوؤں میں طاقت ہے ❁ کھوپڑی میں دِماغ ہے ❁ رگوں میں خُون دوڑ رہا ہے ❁ لوگ اس پر اکڑتے

1 ...التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء ان للموت سکرات، صفحہ: 24۔

ہیں ❀ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں ❀ بڑا غصّہ دِکھاتے ہیں ❀ غرور، تکبّر، خُود پسندی وغیرہ جانے کیسی کیسی آفتوں میں پھنستے ہیں ❀ آئینے کے سامنے کھڑے ہو جائیں تو ہٹنے کو دِل نہیں کرتا ❀ اپنی ہی سیلفی بنا کر بار بار دیکھ کر دِل ٹھنڈا کرتے رہتے ہیں، آہ! عنقریب...!! جلد، بہت جلد ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائیں گے، سانس اٹکے گی، رُوح جھٹکے سے نکلے گی، آخری ہچکی آئے گی، آنکھیں چھت سے لگیں گی اور ہم فنا کے گھاٹ اُتَر جائیں گے، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہماری مٹی کہاں جائے گی، کون سی ہوا، ہماری خاک کو اُڑا کر کہاں لے جائے گی...؟ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے وَلِیُّ اللہ ہوئے ہیں، آپ پنجابی زبان میں نصیحت بھرے اشعار بھی کہا کرتے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

ویکھ فریدا...!! مِٹّی کھلی، مِٹّی اُتّے مِٹّی ڈُلّی
مِٹّی ہَسّے، مِٹّی رَووَے اَنْت مِٹّی دَا مِٹّی ہووَے
نَہ کَر بَنْدِیا مَیری مَیری نَہ تَیری نَہ مَیری
چار دِناں دَا مَیلَہ دُنیا فِیر مِٹّی دی ڈَھیری

وضاحت: یعنی اے فرید...!! دیکھ! مِٹّی کی قبر کھلی، مٹّی کا بندہ اُس میں اُترا، مٹّی کی لاش پر مٹّی ڈال دی گئی، آہ! یہ مٹّی ہی کا بندہ ہے جو خُوشی میں پُھولے نہیں سماتا، غم کے وقت شکوے کرتا، روتا، واویلا مچاتا ہے مگر...!! افسوس! بندہ کچھ بھی کرے، مٹّی کا انجام مٹّی ہی ہے۔ اے بندے! میری میری نہ کر! میری زمین، میرا مال، میری جائیداد، میری گاڑی، میری عزّت، میری زندگی وغیرہ وغیرہ باتیں کرکے اکڑ مت دِکھا، یہ دُنیا اور یہاں کا سب کچھ نہ تیرا ہے نا میرا ہے، **یہ دُنیا چار دِن کی ہے، آخِر کار مٹّی کی ڈھیری یعنی قبر بنے گی اور سب کچھ ختم ہو جائے گا۔**

اللہ پاک ہماری خاک کو محفوظ فرمائے! آیئے! دُعا کرتے ہیں:

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ اِلٰہی | جب خاک اُڑے میری مدینے کی ہوا ہو

کاش! مرنے کے بعد جب قبر میں اُتریں تو ہماری خاک برباد نہ ہو، کاش! مدینے کی ہوا اُڑا کر ہماری خاک کو محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ڈال دے۔

قیامت کے دِن اُٹھایا جائے گا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا آج جیسی ہمیں نظر آ رہی ہے، خشکی فُلاں جگہ سے فُلاں جگہ تک ہے، فُلاں جگہ دریا ہے، فُلاں جگہ سمندر ہے ❁ شاید آج سے ہزاروں سال پہلے یہ ایسی نہیں تھی ❁ یہاں نہ جانے کون کون دفن ہے ❁ کتنے ایسے ہیں جن کے نشان تک باقی نہیں رہے، آہ! عنقریب ہمیں بھی اس دُنیا سے جانا ہے ❁ آج سے شاید ایک دو صدیوں کے بعد ہی ہمارا بھی کوئی نام و نشان موجود نہیں ہو گا ❁ ممکن ہے؛ ہماری قبروں کے نشان بھی مِٹ چکے ہوں ❁ شاید ایک سو سال کے بعد ہمارے گھروں میں ہماری جگہ کوئی اَور آباد ہو گا ❁ ہماری جائیداد کسی اور کے نام پر ہو گی، جیسے آج بالفرض ❁ ہمارے پر دادا، لکڑ دادا وغیرہ دُنیا میں واپس آ جائیں تو ہم انہیں نہیں پہچان سکیں گے ❁ یونہی ہمارے پڑپوتے وغیرہ ہمیں نہیں پہچانیں گی ❁ جیسے آج ہم اپنے آباء و اَجْدَاد کو بُھول چکے ہیں، ہمارے پر دادا وغیرہ کی شکلیں ہمارے وَہْم و گمان میں بھی نہیں ہیں ❁ یُونہی ہماری شکلیں ہماری آیندہ نسلوں کے گمان میں بھی نہیں ہوں گی، آہ! موت آئے گی، قبر کی ڈھیری بنے گی، پھر آہستہ آہستہ ہوائیں اُن قبروں کے نشان تک مٹا کر رکھ دیں گی۔ اس سے زیادہ عِبْرت کی بات یہ ہے کہ قصَّہ یہیں تمام نہیں ہو گیا، قیامت کے دِن اللہ پاک اس بکھری ہوئی خاک کو جمع فرما کر پھر سے مُردَوں کو زندہ فرما دے گا، پھر ہر ایک کو اپنے اَعْمال کا حساب دینا ہو گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ (پارہ:26، سورۂ ق:4)

تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے۔

یعنی مُردوں کے جسم کے جو حصّے، گوشت، خُون اور ہڈیاں وغیرہ زمین کھاجاتی ہے، ان میں سے کوئی چیز اللہ پاک پر چھپی نہیں ہے، اللہ پاک ان کے بدن کے ہر ہر حصّے کے بارے میں جانتا ہے، ان کے جسم کا کونسا حصّہ بکھر کر کہاں گیا، کس چیز میں مِل گیا، اللہ پاک کو اس سب کا عِلْم ہے، قیامت کے دِن بکھری ہوئی اس خاک کو پھر سے جمع کرکے جسم بنایا جائے گا اور رُوح ڈال کر زندہ کر دیا جائے گا۔[1]

ایک ہڈی باقی رہتی ہے

حدیثِ پاک میں ہے: انسان کی ہر چیز گل جائے گی، ریڑھ کی ہڈی نہیں گلے گی، اس سے قیامت کے دِن مخلوق کو دوبارہ بنایا جائے گا۔[2]

کتابوں میں لکھا ہے: ریڑھ کی ہڈی میں ایک باریک سا ذَرَّہ ہوتا ہے، جسے عَجَبُ الذَّنَب کہتے ہیں۔ یہ اتنا باریک ہوتا ہے کہ جو خوردبین (یعنی مائیکرواسکوپ) سے بھی نظر نہیں آتا۔ روزِ قیامت اسی سے انسان کو دوبارہ بنایا جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک قُدرتوں والا ہے، یہ زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، درخت پتھر وغیرہ سب کچھ اسی نے بنایا ہے، وہ انہیں دوبارہ بنانے پر بھی قادِر ہے، ہم پہلے نہیں تھے، اُس نے ہمیں پیدا فرمایا، پھر ہم فنا ہو جائیں گے، فنا بھی وہی کرتا ہے، وہ قدرتوں والا رَبِّ کریم دوبارہ زِندہ کرنے پر بھی قُدرت رکھتا ہے۔

1...صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ ق، زیرِ آیت:4، جلد:9، صفحہ:456۔

2...بخاری، کتاب التفسیر، باب یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا، صفحہ:1271، حدیث:4935۔

انبیائے کرام علیھم السَّلَام زندہ ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذِہن میں بٹھا لیجئے! کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام وہ بلند رُتبہ ہستیاں ہیں کہ ان کے پاک جسموں کو زمین کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ یعنی بے شک اللہ پاک نے نبیوں کے جسموں کو نقصان پہنچانا زمین پر حرام فرما دیا ہے۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام اپنے مزارات میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔[2] اِمامِ اہلسنت شاہ اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

انبیاء کو بھی اَجَل آنی ہے | مگر ایسی کہ فَقَط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد اُن کی حیات | مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

وضاحت: یعنی یقیناً انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کی بارگاہ میں بھی موت نے حاضِری دی مگر اُن کی موت فقط آنی (یعنی لمحے بھر کی) ہے، اس کے بعد پھر انہیں پہلے جیسی ہی زِندگی عطا کر دی جاتی ہے۔

وَلی بھی زندہ ہیں

انبیائے کرام علیہمُ السَّلَام کے صدقے اور وسیلے سے اور بھی کئی خوش نصیب ہیں، جن کے جسموں کو زمین نقصان نہیں پہنچاتی۔ مثلاً: ❁ اَوْلیائے کرام کے مبارَک جسم قبر میں سلامت رہتے ہیں، **ترمذی شریف میں ہے:** پچھلی اُمّتوں کے ایک وَلِیُّ اللہ جن کو اُس زمانے کے بادشاہ نے شہید کر دیا تھا، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

1 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ...الخ، باب فی فضل الجمعۃ، صفحہ:177، حدیث:1085۔

2 ...مسند بزار، جلد:13، صفحہ:299، حدیث:6888۔

عنہ کے دورِ خِلافت میں اُن کی قبر کھل گئی، لوگوں نے آنکھوں سے دیکھا کہ اُن کا جسمِ پاک بالکل صحیح سلامت تھا، شہید ہوتے وقت جب انہوں نے زخم پر ہاتھ رکھا تھا، اب بھی اسی طرح رکھا تھا، ہاتھ ہٹایا گیا تو جسم سے تازہ خُون جاری ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اَوْلِیَائے کرام بھی اپنے مزارات میں زندہ ہوتے ہیں، ان کے جسم بھی قبر میں سلامت رہتے ہیں۔

جسم سلامت رکھنے والے اَعْمال

اسی طرح حدیثِ پاک میں ہے: ۞ثواب کی خاطِر اذان دینے والا خُون میں تڑپتے شہید کی طرح ہے، اس کی قبر میں کیڑے نہیں آئیں گے ۞رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حافِظِ قرآن انتقال کرتا ہے تو اللہ پاک زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے ربّ! میں اس کے گوشت کو کیسے کھا سکتی ہوں حالانکہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔[2]

کاش! ہمیں بھی یہ سَعَادت نصیب ہو جائے۔ کاش! قبر میں ہمارا جسم بھی محفوظ رہے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

انسان کو چھوڑا نہیں جائے گا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں آئے ہیں، جانا بھی لازمی پڑے گا، ہمارا مٹی کا جسم ایک دِن پھر مٹی میں مِل جائے گا، اگرچہ جسم گل سَڑ کر مٹی میں مِل جائیں، ہوائیں خاک اُڑا کر

1...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البروج، صفحہ:770-771، حدیث:3340۔

2...فردوس الاخبار، جلد:1، صفحہ:168، حدیث:1119۔

اِدھر اُدھر بکھیر دیں، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم بالکل بُھولے بِسرے ہو جائیں گے، ایسا ہو گا کہ گویا ہم دُنیا میں آئے ہی نہیں، ایسا نہیں ہے، ہم آج جو یہاں سانسیں لے رہے ہیں، جو جو اَعْمال ہم کر رہے ہیں، ہمارا جسم چاہے قبر کے اندر رہے یا ہوائیں خاک اُڑا کر بکھیر دیں، جہاں ہوں گے، برزَخ کا معاملہ، وہیں، اُسی حال میں جارِی رہے گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمِنْ وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ:18، سورۂ مؤمنون:100)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ان کے آگے ایک رکاوٹ ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے

یعنی موت سے لے کر قیامت کے دِن اُٹھنے تک کا عرصہ بَرْزَخ ہے[1] ❁ یہ عرصہ مٹّی کے نیچے گزرا تو وہ قبر ہے ❁ کسی کو شیر (*Lion*) وغیرہ جانور نے چِیر کھایا تو وہ اس کی قبر شُمار ہو گی ❁ کوئی سمندر میں ڈوب گیا تو وہی قبر سمجھی جائے گی ❁ غرض کہ مرنے کے بعد انسان جہاں بھی ہے ❁ جس بھی حالت میں ہے، اللہ پاک یہ قُدرت رکھتا ہے کہ اسے اس کے اَعْمال کی جزا یا سزا دے اور جزا یا سزا کا یہ معاملہ بالکل حق، سچّ ہے۔[2]

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور | جیسی کرنی، ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر اک دن یہ گزرنی ہے ضرور | قبر میں میت اترنی ہے ضرور

صندوق میں آگ بھڑک اُٹھی

کہتے ہیں: ایک بادشاہ تھا، اس کا جب آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بُلایا اور ایک عجیب وصِیّت کی، کہنے لگا: جب میں مَر جاؤں تو لوہے کا ایک تابُوت بنوانا، پِھر میری لاش

1 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:98، حصّہ:1 بتصرف قلیل۔
2 ...بہارِ شریعت، جلد:1، صفحہ:111-112، حصّہ:1 بتصرف قلیل۔

کو اس تابوت میں رکھ کر ایک لوہے کے صندوق میں رکھ دینا، پھر اس صندوق کو دَفن مت کرنا بلکہ ایک کمرے میں چھت کے ساتھ لٹکا دینا تاکہ میں قبر کے عذاب سے محفوظ رہوں (یعنی اس کا مقصد تھا کہ نہ میں قبر میں اُتروں گا، نہ وہاں کی تنگی اور وحشت کا سامنا کرنا پڑے گا، نہ ہی قبر میں عذاب سہنا ہو گا)۔

بیٹوں نے وصیت پر عمل کیا، جب بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو لوہے کا تابُوت بنوایا گیا، اس کے اندر بادشاہ کی لاش کو رکھ کر، اس تابُوت کو لوہے کے ایک بڑے صندوق میں رکھا گیا، پھر اس صندوق کو زنجیر (***Chain***) وغیرہ کے ذریعے کمرے میں لٹکا کر کمرہ بند کر دیا گیا۔ اب جب رات ہوئی تو اچانک کمرے کے اندر سے کچھ آوازیں آنے لگیں، بیٹے کمرے کی طرف دوڑے، دروازہ کھولا، دیکھا تو صندوق ہِل رہا تھا، انہوں نے صندوق کو نیچے اُتارا، کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ صندوق کے اندر تابُوت ہے، اس تابُوت کے اندر بادشاہ کی لاش کے اُوپر ایک خوفناک سانپ (***Snake***) بیٹھا ہے اور اس کے چہرے کو کاٹ رہا ہے، (بظاہِر بڑی حیرانی کی بات تھی کہ صندوق کے اندر جانے کا کوئی راستہ کوئی سوراخ نہیں ہے، پھر بھی یہ سانپ اندر کیسے چلا گیا...!! بہر حال!) بادشاہ کے بیٹوں نے اس سانپ کو باہَر نکال کر مار ڈالا، صندوق کو پھر بند کیا اور پہلے کی طرح کمرے میں لٹکا دیا۔

یہ رات تو جیسی گزرنی تھی، گزر گئی، اگلی رات کو پھر کمرے سے آوازیں آنے لگیں، بیٹوں نے پھر کمرہ کھولا، دیکھا کہ صندوق ہِل رہا ہے، چنانچہ صندوق اُتارا گیا، اب کھولا تو پہلے والے سانپ سے بھی بڑا سانپ بادشاہ کے سینے پر بیٹھا تھا، بڑی حیرانی ہوئی، انہوں نے پھر اس سانپ کو باہَر نکالا اور مار دیا، صندوق پھر بند کر کے لٹکا دیا گیا۔

یہ دوسری رات بھی جیسی گزری، سَو گزر گئی۔ تیسری رات ہوئی، کمرے سے پھر

آوازیں آنا شروع ہوئیں، بیٹوں نے دروازہ کھولا، صندوق نیچے اُتار کر اسے کھولا تو (خوف کے مارے ان کے ہوش گم ہوگئے کہ) **لوہے کا صندوق ہے، اس کے اندر ایک تابُوت ہے، باہَر سے صندوق بالکل صحیح سلامت ہے مگر اس تابُوت کے اندر خوفناک آگ بھڑک رہی ہے۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ عذابِ قبر سے ہر گز چھٹکارا نہیں ہے، چنانچہ انہوں نے بادشاہ کی لاش کو باقاعِدہ قبر میں دفن کر دیا۔**[1]

بحرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں | دیکھ جنّت اس قدر سستی نہیں
راہ گزر دنیا ہے یہ بستی نہیں | جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہو گا ٹھکانہ ایک دن
منہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور | جیسی کرنی، ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر اک دن یہ گزرنی ہے ضرور | قبر میں میت اترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے، آخر موت ہے

1...سلوۃ العارفین، جلد:2، صفحہ:231۔

عالَمِ برزخ دنیوی زندگی کا نتیجہ ہے

اے عاشقانِ رسول! عالَمِ برزخ میں ہمیں قیامت تک رہنا ہے، وہاں ہر ایک کا ٹھکانا اس دُنیا میں کئے ہوئے اَعْمال کے مُطَابِق ہو گا، جو اس دُنیا میں نیک ہے، اسے برزخ کی زندگی میں ❁ عزّت (*Respect*) ❁ عظمت ❁ اور سکون وراحت سے نوازا جائے گا اور جو اس دُنیا میں ❁ گنہگار ہے ❁ نمازیں قضا کرنے والا ہے ❁ رمضان المبارک کے روزے چھوڑنے والا ہے ❁ ماں باپ کو ستانے والا ہے ❁ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے والا ہے ❁ داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے والا ہے ❁ سُودِی لَین دَین کرنے یا خرید و فروخت میں ڈنڈی مارنے والا ہے، برزخ کی زندگی میں اس کا حال بہت بُرا ہو گا، آہ! اگر اللہ پاک کی رحمت سے مَحْرُوم رہ گئے تو قبر میں آگ بھی بھڑک سکتی ہے، سانپ بچھو بھی ڈیرہ جما سکتے ہیں، ہمارا یہ خوبصُورت جسم کیڑے مکوڑوں کی خوراک بھی بن سکتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:124)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگی ہے

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں تنگ زندگی سے مراد قبر کا عذاب ہے۔[1] یعنی ❁ جو اس دُنیا میں گُناہ گار ہے ❁ جو اللہ پاک کے ذِکْر سے ❁ قرآن و سُنَّت سے ❁ نیک کاموں سے ❁ نماز روزے سے مُنہ پھیرتا ہے، اس کے لئے قبر میں تنگ زندگی ہو گی۔

1... تفسیر بغوی، پارہ:16، سورۂ طٰہٰ، زیرِ آیت:124، جلد:3، صفحہ:145۔

قبر کی ہولناک پُکار

حضرتِ عُمَر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ ایک جنازے کے ساتھ گئے تو لوگ آگے بڑھ گئے اورآپ پیچھے رہ گئے۔ لوگ جنازہ رکھ کر آپ کا انتظار کرنے لگے، جب آپ پہنچے تو کسی نے کہا: اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن! آپ کہاں رہ گئے تھے؟ فرمایا: ہاں! ابھی ایک قَبْر نے مجھے پکار کر کہا: اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیابرتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: ۞ میں اس کا کفن پھاڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتی ہوں ۞ اس کا خون چُوس کر گوشت کھاجاتی ہوں ۞ کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: ضَرور بتا۔ کہنے لگی: میں ہتھیلیو ں کو کلائیوں سے، کلائیوں کو بازوؤں سے، بازوؤں کو کاندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے، رانوں کو گھٹنوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کردیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ رونے لگے پھر فرمایا: سُنو! اِس دنیا کی عُمُر بہت تھوڑی ہے، جو گناہ گار اس دنیا میں عزّت والا ہے، آخِرت میں ذلیل ورُسوا ہو گا، جو مال دار ہے آخرت میں فقیر ہو گا، اس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور زندہ مر جائے گا، لہٰذا دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ تم جانتے ہو یہ بہت جلد رُخصت ہونے والی ہے۔ دھوکے میں پڑنے والا وہی ہے جو اس سے دھوکا کھائے۔ کہاں گئے اس میں بسنے والے؟ جنھوں نے شہر آباد کئے، نہریں نکالیں اور درخت اُگائے مگر اس میں بہت تھوڑا عرصہ رہ پائے۔ انہیں صحّت وتندرستی نے دھوکے میں ڈالا اور چُستی نے مَغْرُور بنایا تو گناہوں میں پڑ گئے۔ خُدا کی قسم! اُس مال کے سبب ان پر حَسْرت کی جاتی ہے جو انہوں نے بڑی کنجوسی کے بعد حاصل کیا اور اس کے جمع کرنے کی وجہ سے ان

سے حسد کیا جاتا ہے۔ سوچو! مٹی نے ان کے جسموں کے ساتھ کیا کِیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کی ہڈیوں اور جوڑوں کا کیا حال کر دیا؟ یہ دُنیا میں خُوشحالی اور چین میں رہتے، نرم وملائم بستروں پر سوتے، نوکر چاکر ان کی خدمت کرتے، گھر والے ان کی عزّت اور پڑوسی ان کی حمایت کرتے تھے۔ اگر تم انہیں پکار سکو تو گزرتے ہوئے ضرور پکارنا اور اگر انہیں بلا سکو تو ضرور بلانا۔ ان مُردوں کے لشکر کے پاس سے تم گزرو تو جن گھروں میں یہ عیش وعشرت سے رہا کرتے تھے ان کے اردگرد کو بھی دیکھو! ان کے مال داروں سے پوچھو: تمہارے پاس کتنا مال بچا ہے؟ ان کے فقیروں سے پوچھو: تمہارا فقر کتنا باقی ہے؟ ان سے ان کی زبانوں کے متعلق پوچھو جن سے وہ باتیں کیا کرتے تھے، ان کی آنکھوں کے بارے میں پوچھو جن سے بدنگاہی کیا کرتے تھے۔ ان سے پوچھو کہ پتلی جلد، خوبصورت چہرے، نرم و نازک بدن کے ساتھ کیڑوں نے کیا سلوک کیا؟ کیڑوں نے ان کے رنگ اُڑا دیئے، گوشت کھا گئے، چہرے خاک آلود کر دیئے، خوبصورتی کو ختم کر دیا، ریڑھ کی ہڈی توڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ ان سے پوچھو تمہارے خیمے اور عورتیں کہاں گئیں؟ خدمت گار کہاں گئے؟ غلام کہاں گئے؟ جمع پونجی اور خزانے کہاں گئے؟ اللہ پاک کی قسم! انہوں نے قبر کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، کوئی سہارا بھی نہیں بنایا، نیکی کا پودا بھی نہیں لگایا، سکونِ قبر کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ کیا اب وہ تنہائی اور ویرانوں میں نہیں پڑے ہوئے؟ کیا اب ان کے لئے دن اور رات برابر نہیں؟ کیا اب وہ اندھیرے میں نہیں ہیں؟ ہاں! اب ان کے اور ان کے عمل کے درمیان رُکاوٹ کر دی گئی اور عزیز و اَقربا سے ان کی جُدائی ہو گئی ہے۔ کتنے ہی خوشحال مَردوں اور عورتوں کی حالت بدل گئی، ان کے چہرے گل سڑ گئے، ان کے جسم گردنوں سے جدا ہو گئے، ان کے جوڑ الگ

الگ ہوگئے،ان کی آنکھیں رُخساروں پر بہہ پڑیں، منہ خون اور پیپ سے بھر گئے،ان کے جسموں میں کیڑے مکوڑے پھرنے لگے،اعضا بکھر کر جُدا ہوگئے،خُدا کی قسم!کچھ ہی عرصے میں ان کی ہڈیاں بوسیدہ ہوگئیں، باغات چھوٹ گئے،کشادگی کے بعد وہ تنگی میں جا پڑے، ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کرلئے، اَولاد گلیوں میں دربدر رہے،رشتہ داروں نے ان کے مکانات و میراث بانٹ لئے۔خدا کی قسم!ان میں کچھ خوش نصیب وہ ہیں جن کی قبروں میں وُسعت،رونق اور تازگی ہے اور وہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں۔اے کل قبر میں اُترنے والے شخص!تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا؟کیاتو یہ سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گایا یہ دنیاتیرے لئے باقی رہے گی؟تیرا وسیع گھر کہاں ہے؟تیرے پکے ہوئے پھل کہاں گئے؟تیرے باریک کپڑے، خوشبو اور دُھونی کہاں ہیں؟تیرے گرمی سردی کے کپڑے کیاہوئے؟کیاتو نے مرنے والے کو نہیں دیکھا کہ جب اسے موت آتی ہے تو وہ خود پر سے گھبراہٹ دور نہیں کرسکتا، پسینے سے شرابور رہتا ہے،پیاس سے بلبلاتا اور موت کی سختی وتکلیف سے پہلو بدلتا ہے۔ربّ کی بارگاہ سے حکم آگیاہے،تقدیر کا اٹل فیصلہ ہوچکاہے اور وہ حکم آچکا ہے جس سے تو نہیں بچ سکتا۔(پھراپنے آپ سے کہنے لگے)افسوس صدافسوس!اے باپ،بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کرکے انہیں غسل دینے والے!اے میت کو کفن دینے اوراسے اٹھانے والے!اے قبر میں اکیلا چھوڑ کر لوٹ جانے والے!کاش!تُو جان لیتا کہ تُو کُھردُری زمین پر کس حال میں ہوگا؟کاش!تُو جان لیتا کہ تیرا کون ساگال پہلے سڑے گا؟اے ہلاک کرنے والے کاموں میں پڑے رہنے والے!تو بھی جلد ہی مُردوں میں جابَسے گا۔کاش!تجھے معلوم ہوتا کہ دنیاسے جاتے وقت ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تجھ سے کس حال میں ملیں گے؟اور میرے ربّ کا کیاپیغام لائیں گے۔اس کے بعد حضرتِ عُمَر بن عبْدُ العزیز رَحمۃُ

اللہِ عَلَیْہ وہاں سے چلے آئے اور ایک ہفتے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔[1]

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بیشمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا
بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے
قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا
یاد رکھ نازک بدن پھٹ جائے گا
تیرا اک اک بال تک جھڑ جائے گا
خوبصورت جسم سب سڑ جائے گا[2]

پانچ جاتے ہیں، چار پھرتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم چاہے کچھ بھی کر لیں، حقیقت کا سامنا کریں یا جانتے بُوجھتے آنکھیں بند کر لیں، بہر حال! اَٹل حقیقت یہی ہے کہ ایک نہ ایک دِن ہم نے یہاں سے جانا اور عالَمِ برزَخ میں اپنے اَعْمَال کے ساتھ رہنا ہی رہنا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** میّت کے ساتھ 3 چیزیں جاتی ہیں، 2واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ ہی رہ جاتی ہے۔(1):اس کے اَہْل و عیال (2):اس کا مال اور (3):اس کا عمل ساتھ جاتے ہیں، پھر مال اور اَہْل و عیال تو پلٹ آتے ہیں مگر اس کا عمل اس کے ساتھ ہی رہ جاتا ہے۔[3]

ہائے غافِل وہ کیا جگہ ہے جہاں

1…حلیۃ الاولیاء، جلد:5، صفحہ:295، رقم:7180۔
2…وسائلِ بخشش، صفحہ:711-712ملتقطاً۔
3…بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، صفحہ:1599، حدیث:6514۔

پانچ جاتے ہیں چار پھِرتے ہیں

وضاحت: آہ! اے غافِل...!! غور تو کر وہ کیسی عبرت کی جگہ ہے، جہاں 5 جاتے ہیں؛ ایک میّت اور 4 اسے اُٹھانے والے مگر وہاں سے واپس صِرف 4 ہی پلٹتے ہیں، میّت کو قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔

آدمی غفلت میں ہے

صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **آدمی جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس سے غفلت میں ہے۔** اللہ پاک جب آدمی کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے: اس کا رزق لکھ دو! اس کے اعمال لکھ دو! اس کی موت لکھ دو! اور اس کی نیک بختی یا بد بختی بھی لکھ دو! پھر وہ فرشتہ چلا جاتا ہے اور اللہ پاک ایک اور فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس لکھے ہوئے کو خوب اچھی طرح محفوظ کرلیتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی چلا جاتا اور اللہ پاک اس بندے پر 2 فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی اچھائیاں اور بُرائیاں لکھتے ہیں اور جب اس کا وقتِ موت آتا ہے تو وہ فرشتے بھی اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور مَلَكُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام اس کی روح قبض کرنے آجاتے ہیں، جب اسے قبر میں رکھ دیا جائے تو اس کی روح جسم کی طرف واپس کی جاتی ہے اور قبر کے 2 فرشتے (یعنی منکر نکیر) اس کا امتحان لینے آجاتے ہیں اور پھر وہ بھی چلے جاتے ہیں۔ پھر جب قیامت قائم ہو گی تو اچھائیاں بُرائیاں لکھنے والے فرشتے نیچے اتریں گے اور اس کی گردن میں گرہ لگائی گئی کتاب کھولیں گے پھر وہ اسے لے کر اس طرح حاضر ہوں گے کہ ایک قائد (راہنمائی کرنے والا) اور ایک سائِق (چلانے والا) ہو گا۔ اس کے بعد پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یقیناً تمہارے سامنے ایک بہت بڑا معاملہ ہے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے**

لٰہٰذا خدائے بُزُرگ و برتر سے مدد مانگو۔[1]

عمل کا ہو جذبہ عَطا یاالٰہی!	گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت	ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی![2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہر گز مت سوچئے گا کہ جب مَریں گے، قبر میں اُتریں گے، تب کی تب دیکھی جائے گی، نہ...!!نہ! موت کو دُور مت سمجھئے! موت بس آنے ہی والی ہے، کیا خبر ہم کل کا سورج بھی دیکھ پائیں گے یا نہیں...!! موت کے متعلق یہ جو باتیں عرض کی جا رہی ہیں؛ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابھی ہمارے پاس کئی سال کی زندگی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارا کل ہی قبر کے ساتھ واسطہ پڑ جائے۔

یہ جنازہ کس کا ہے...؟

حضرت ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عنہ جو مشہور صحابی ہیں، ایک مرتبہ کا ذِکْر ہے، کہیں سے جنازہ گزر رہا تھا، حضرت ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عنہ بھی جنازے کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ایک شخص جنازے میں شریک ہوا، عموماً ہوتا ہے کہ جنازہ گزرتے دیکھیں تو لوگ پوچھتے ہی ہیں کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ اس نئے شخص نے بھی پوچھا: مَنْ هٰذَا یہ کون ہے؟ (یعنی کس کی میت ہے؟) حضرت ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عنہ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: هٰذَا اَنْتَ فَاِنْ كَرِهْتَ فَاَنَا یعنی یہ تمہارا جنازہ ہے اور اگر تمہیں یہ بات بُری لگی ہے تو یُوں کہہ لو کہ یہ میرا (یعنی ابُودَرْدَاء کا) جنازہ ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:[3]

1...حلیۃ الاولیاء، جلد:3، صفحہ:221، رقم:3775 ملتقطاً۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:102۔
3...تنبیہ الغافلین، باب الحزن فی امر الآخرۃ، صفحہ:321۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پارہ:23، سورۂ زُمر:30) | ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔

مطلب یہ کہ اے شخص! یہ جنازہ کس کا ہے، اس فِکْر کو چھوڑ...!! یہ سوچ کہ عنقریب تم اور میں بھی اسی طرح موت کے گھاٹ اُتر جائیں گے، ہمیں بھی یونہی غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا اور یونہی چار کندھوں پر اُٹھا کر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔

موت کا دیکھو اعلان کرتا ہوا	سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا	وہ بھی میری طرح قبر میں جائیگا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو!	اے ضَعیفو سنو! پہلوانو سنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو	جلد توبہ کرو میری مانو سنو!
جس کا سنسار میں ہو گیا ہے جنم	رب کی ناراضیوں سے بچے دم بہ دم
ورنہ پچھتائے گا قبر میں لا جرَم	ہو گا برزخ میں رنج اُس کو دوزخ میں غم
فلم بِیْنی کا تم مَشْغَلہ چھوڑ دو	سارے آلاتِ لَہو و لَعِب توڑ دو
بھائیو! سب گناھوں سے منہ موڑ دو	ناتا تم نیکیوں ہی سے بس جوڑ دو
ایک دن موت آکر رہے گی ضَرور	اس کو تم مجرِمو! کچھ سمجھنا نہ دور
بعدِ مُردَن نہ پاؤ گے کوئی سُرور	ایسے ہو جائے گا خاک سارا غُرور[1]

دُنیا کی مثال پھٹے ہوئے کپڑے جیسی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بات واقعی سچّی ہے، ہم آج جنازے اُٹھتے دیکھتے ہیں، لوگوں کو

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:654۔

قبروں میں اُترتے دیکھتے ہیں، قبرستان کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے، ہمارے ساتھ رہنے والے، ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے ایک ایک کر کے دُنیا سے چلے جا رہے ہیں، وقت ہمارے پاس بھی زیادہ نہیں ہے، موت بس آنے ہی والی ہے۔ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَثَلُ هَذِهِ الدُّنيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ یعنی اس دُنیا کی مثال ایک کپڑے جیسی ہے اور کپڑا بھی وہ کہ جو شروع سے آخر تک کٹا ہوا ہے فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ فَيُوشِكُ ذَلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ بس آخر سے ایک دھاگے کے ساتھ اٹکا ہوا ہے، قریب ہے کہ یہ دھاگا بھی ٹوٹ جائے۔[1]

کسی شاعِر نے بڑی خوبصورت عکّاسی کی، کہا:

اِک یہ جہاں، اِک وہ جہاں، دونوں جہاں کے درمیاں
ہے فاصلہ اک سانس کا، گر آگئی تو یہ جہاں، گر رُک گئی تو وہ جہاں

یہ صِرْف ایک ڈوری ہی تو ہے، مختصر سی ڈوری، کمزور سی ڈوری...!! چند منٹ آکسیجن نہ ملے تو سانس رُکنے لگتی ہے، اٹک جاتی ہے، دم گھٹ جاتا ہے، بس یہ ڈوری ٹوٹنے کی دَیر ہے، بندہ دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ دُنیا کی یہی حقیقت ہے۔

مُعَاملہ جلدی کا ہے

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں اور میرے والِد صاحِب اپنے مٹی کے بنے ہوئے کچے مکان کی مرمّت کر رہے تھے، اتنے میں رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وہاں سے گزر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ...موسوعہ ابن ابی دنیا، کتاب قصر الامل، جلد:3، صفحہ:332، حدیث:122۔

پوچھا: مَا ھٰذَا یَا عَبْدَ اللہ؟ اے عبد اللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا کچا مکان کچھ کمزور ہو گیا تھا، اِس کی مرمّت کر رہے ہیں۔ فرمایا: اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِمَّا تَرَوْنَ یعنی اے عبد اللہ! مُعَاملہ تو اس سے بھی بہت جلدی کا ہے۔[1]

یہ تعلیم مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے، ہم گھروں کی مرمّت اور تعمیرات وغیرہ کیا ہی کرتے ہیں، جائِز بھی ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تَوَجُّہ دِلائی کہ اے عبد اللہ! اِس مٹی کے مکان کی فِکْر ہے، اِس کی مرمّت کر رہے ہو، ممکن ہے کہ اِس کے کمزور ہو کر گرنے سے پہلے موت آجائے، یہ مکان یہیں رہ جائے اور تم قبر میں اُتر جاؤ...! لہٰذا مکان کی مرمّت اپنی جگہ، اس سے زیادہ ضروری آخرت کی تیاری ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے، پَل کی خبر نہیں
کُوچ ہاں! اے بے خبر ہونے کو ہے
کب تلک غفلت..! سحر ہونے کو ہے

وحشتِ قبر سے بچانے والے 8 کام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں عالَمِ برزَخ میں راحت و آرام مِلے، قبر میں ہمارا جسم گلنے سڑنے سے محفوظ رہ جائے، قبر روشن ہو، وہاں کی تنہائی اور گھبراہٹ سے حفاظت ہو جائے، اس کے لئے فَقِیْہ اَبُوللَّیْث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندے کو چاہیے کہ 4 کام اختیار کر لے اور 4 کاموں سے باز رہے۔ جو ایسا کرے گا وہ (اللہ پاک کے فَضْل و کرم سے) قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔

4 کام جو اختیار کرنے ہیں: (1): نماز (2): صدقہ (3): تلاوت (4): ذِکْرُ اللہ کی کثرت۔

1... آداب للبیہقی، باب البناء، صفحہ: 290، حدیث: 879۔

4کام جن سے بچنا ہے:(1): جھوٹ(2): خیانت(3): چغلی(4): پیشاب کے چھینٹے۔[1]

قبر میں کام آنے والا پہلا نیک عمل: نماز

وہ اعمال جو قبر میں کام آئیں گے ان میں سے پہلا عمل ہے: نماز۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے، وقت پر نماز ادا کرے، رکوع اور سجدہ خشوع و خضوع کے ساتھ پُورا کرے، اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! نماز بہت اعلیٰ عبادت ہے ❁ نماز دین کا ستون ہے ❁ نماز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ❁ نماز بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کا ذریعہ ہے ❁ نماز مومن کی معراج ہے ❁ نماز قربِ اِلٰہی کا وسیلہ ہے ❁ نمازی کو اللہ پاک کی مدد و نُصرت ملتی ہے ❁ نماز گُناہ مٹاتی ہے ❁ نماز رُوح کو قرار دیتی ہے ❁ نماز ظاہِر و باطن کو سنوارتی ہے ❁ نماز رزق میں برکتیں لاتی ہے ❁ نماز قبر میں کام آئے گی ❁ نماز قبر کی گھبراہٹ اور عذابِ قبر سے بچائے گی۔

ہر عبادت سے برَتر عبادت نَماز | ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نَماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فَرحت نَماز | ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نَماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ | رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نَماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ | قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نَماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہیئے | آپ پڑھتے رہیں باجماعت نَماز

1…تنبیہ الغافلین، صفحہ:19۔

2…ابوداوٗد، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، صفحہ:82، حدیث:425۔

آ یئے! نیت کرتے ہیں کہ آج سے ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، ہم پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کیا کریں گے، خُدا نخواستہ پہلے اگر کوئی نماز قضا ہوئی ہے تو وہ بھی جلد سے جلد ادا کر لیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

قبر میں کام آنے والا دوسرا نیک عَمَل: صدقہ

قبر کے اندھیرے کو روشنی میں اور وَحشت کو امن و سکون میں بدلنے والا دوسرا عمل ہے: صدقہ و خیرات۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ سَلَّم کا مبارک فرمان ہے: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰی اَھْلِھَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صدقہ قبر کی گرمی کو بجھاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! قبر کی گرمی اور وحشت سے بچنے کے لئے صدقہ و خیرات (*Charity*) کی عادت بنایئے! بے شک صدقہ (یعنی راہِ خُدا میں کچھ دینا) بڑی فضیلت والا کام ہے ۞ صدقہ برائیوں کے دروازے بند کرتا ہے ۞ صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے ۞ صدقہ گُناہوں کو یُوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ۞ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے ۞ صدقہ عمر میں برکت کا سبب ہے ۞ صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے ۞ صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے ۞ صدقہ کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے ۞ صدقہ و خیرات سے غربت مٹتی ہے ۞ صدقہ رحمتِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا آج کی بابرکت رات میں صدقہ و خیرات کرنے کی اچھی نیت بھی کر لیجئے! زکوٰۃ فرض ہوتی ہو تو پُوری زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت کر لیں، صدقۂ فطر دینے کی نیت کر لیں، اس کے عِلاوہ نفل صدقات بھی کرتے رہنا چاہئے، جو بے چارے غریب ہیں، آمدن کم ہے، ان کو بھی چاہئے کہ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کریں، چاہے ایک

1 ...شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، جلد:3، صفحہ:212، حدیث:3347۔

روپیہ ہی کریں، بہر حال صدقہ کرنا ہی چاہیے۔

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا اس وقت 50 سے زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ❁ کئی جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں ❁ جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) میں طلبا کی تعداد ہزاروں میں ہے ❁ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے سینکڑوں مدارس المدینہ بالغان و بالغات قائم کئے جاچکے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے ❁ غریب نواز آن لائن اکیڈمی کے ذریعے دینی تعلیم دی جارہی ہے ❁ دینی و شرعی راہنمائی کے لیے **دار الافتاء اہلسنت** قائم کیے گئے ہیں ❁ **المدینۃُ العلمیہ** کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے ❁ دینی لٹریچر کی اشاعت کے لیے اشاعتی ادارہ **مکتبۃُ المدینہ** قائم کیا گیا ہے ❁ ہند بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر ہند مشاورت تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں ❁ عاشقانِ رسول کی تربیت کر کے انہیں دینی کاموں کے لیے مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فارِغُ الْبَال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں ❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی خدمتِ دین کا سلسلہ جاری ہے ❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (*Youtube*)، فیس بک (*Facebook*)، انسٹاگرام (*Instagram*) وغیرہ) کے ذریعے بھی دین کا پیغام پہنچایا جارہا ہے ❁ اس کے علاوہ FGN چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی

ہے۔

آپ بھی خِدْمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی انڈیا کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جا سکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا تیسرا نیک عَمَل: تلاوتِ قرآن

اے عاشقانِ رسول! قبر میں کام آنے والے نیک اَعْمَال میں تیسرا نیک عَمَل ہے: تِلاوتِ قرآنِ کریم۔ ❁ قرآنِ کریم اللہ پاک کا کلام ہے ❁ تِلاوتِ قرآن سے رحمت ملتی ہے ❁ تِلاوت کی برکت سے مصیبت ٹلتی ہے ❁ تِلاوت کی برکت سے غم دُور ہوتے ہیں ❁ تِلاوت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ ہے ❁ تلاوت کرنا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا طریقہ ہے ❁ تِلاوت قیامت کی ہولناکی سے بچاتی ہے ❁ اور تِلاوت کی برکت سے قبر روشن ہوتی ہے۔

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

حضرتِ ثابِت بُنانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) کرتے، جس مسجد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا

کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ **منقول ہے:** جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی تھی۔[1]

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا | غلامانِ مُحَمَّد کا کفن میلا نہیں ہوتا

پیارے اسلامی بھائیو! نیت کیجئے کہ قبر کی وحشت و تنہائی سے بچنے اور نیکیاں کمانے کے لئے ہم بھی تِلاوتِ قرآن کیا کریں گے۔ ماہِ رمضان المبارک بھی تشریف لانے والا ہے، اس بار رمضان المبارک میں پُورا قرآنِ کریم مکمل پڑھنے کی نیت کر لیجئے! بلکہ ایک کیوں؟ 5 قرآنِ کریم ختم کیجئے! امامِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ رمضان شریف میں 61 قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے۔ جس سے ہو سکے رمضان شریف میں زیادہ سے زیادہ تِلاوت میں مَصرُوف رہے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! برکتیں ہی برکتیں ہوں گی۔ رمضان شریف آنے سے پہلے بھی تِلاوت کرنی ہے، آج ہی سے تِلاوت شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق بخشے، کاش! قرآن اور تِلاوتِ قرآن سے ایسی محبت ہو کہ سب فضولیات چھوٹ جائیں اور ہم بس قرآن ہی کے ہو کر رہ جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہوجائے | تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہوجائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ تراویح کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! **ماہِ رمضان شریف** کی آمد آمد ہے، روزوں اور سحر و افطار کے ساتھ ساتھ تراویح کی بھی بہاریں ہوں گی، حُفّاظِ کرام نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم

1 ...حلیۃ الاولیا، جلد:2، صفحہ:364و366، ملتقطاً۔

سنانے کی سعادت حاصِل کریں گے اور خوش نصیب عاشقانِ رسول قرآنِ کریم سُن کر ثواب کمائیں گے۔ اللہ کریم ہمیں بخیر و عافیت رمضان تک پہنچنا نصیب فرمائے، ہم روزے بھی رکھیں، تِلاوت بھی کریں اور خوب ذوق و شوق کے ساتھ نمازِ تراویح بھی ادا کریں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رَمضان میں ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لئے قیام کرے (مثلاً تراویح پڑھے)، اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] **ایک حدیثِ پاک میں ہے:** بے شک اللہ پاک نے رَمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے رَمضان کے قیام کو سنّت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص رَمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[2]

یادرکھئے! تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سُنّتِ مؤکدہ ہے۔[3] اس میں ہرگز سستی نہ کی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا چوتھا نیک عمل: ذِکرِ الٰہی

پیارے اسلامی بھائیو! فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبر میں کام آنے والے جو 4 اَعْمَال بتائے، ان میں چوتھا عمل ہے: ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنا۔ یہ بھی بہت پیارا، بڑی فضیلت والا نیک عَمَل ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، **مُحَمَّد** مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب بھی لوگ ذِکْرُ اللہ کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں، اللہ پاک کی رحمت انہیں

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، صفحہ: 275، حدیث: 759۔
2 ... نسائی، کتاب الصیام، صفحہ: 369، حدیث: 2207۔
3 ... بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 688، حصّہ: 4۔

آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازِل ہوتا ہے۔[1]

ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنے کے بڑے فائدے ہیں ❁ کثرتِ ذِکْر سے دِل میں نُور پیدا ہوتا ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے قُربِ خُدا ملتا ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے گُناہ مٹتے ہیں ❁ کثرتِ ذِکْر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے دِلوں کا زَنگ دُور ہوتا ہے ❁ کثرتِ ذِکْر سے دُنیا میں امن ملتا ہے ❁ اور کثرتِ ذِکْر کی برکت سے قبر روشن ہوتی ہے۔

کاش لب پر مرے رہے جاری | ذِکر آٹھوں پہر ترا یاربّ!

قبر میں نقصان دینے والے 4 اَعْمال

پیارے اسلامی بھائیو! یہ 4 نیک اَعْمال (نماز، صدقہ، تلاوت اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت، یہ وہ اَعْمال ہیں جو) قبر میں کام آتے ہیں، قبر روشن کرتے اور قبر کے عذاب سے بچاتے ہیں۔ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کے بیان کے مطابق 4 بُرے اعمال وہ ہیں جو قبر کے عذاب کا سبب ہیں، جو قبر میں سلامتی کا خواہش مند ہے، اس پر لازِم ہے ہر گُناہ سے اور بالخصوص ان 4 چار گُناہوں سے لازمی بچتا رہے۔

قبر میں سلامتی کے لئے جھوٹ سے بچئے!

پہلا بُرا عَمَل ہے: **جھوٹ۔** صادِق و امین نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ گُنَاہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُنَاہ جہنّم میں جانے کا سبب ہے۔ بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کَذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔[2]

جھوٹ کی تعریف، اس کی مثالیں اور عذابات جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت مولانا محمد

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ، صفحہ:1039، حدیث:2700۔
2 ... بخاری، کتاب الادب، صفحہ:1515، حدیث:6094۔

الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **جھوٹا چور** پڑھ لیجئے۔

قبر میں سلامتی کے لئے خیانت سے بچئے!

قبر میں نقصان دینے والا دوسرا بُرا عَمَل ہے: خیانت۔ یعنی کسی کی رکھوائی ہوئی امانت میں ناجائِز ردّ و بدل کرنا یا امانت واپس نہ لوٹانا۔ حضرت مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **دھوکا اور خیانت آگ میں ہے، دھوکا دینا اور خیانت کرنا مومن کے اَخْلاق نہیں۔**[1]

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! | کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ | جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال | آئیگا قبر میں ساتھ ہر گز نہ مال[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لئے چغلی سے بچئے!

قبر کے عذاب کا سبب بننے والا تیسرا گُناہ چغلی ہے۔ فساد ڈلوانے کے لئے ایک شخص کی بات دوسرے تک پہنچانے کو چغلی کہتے ہیں۔[3] اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چغل خوری کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دِن) کتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[4]

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی | کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!

1...الجامع لابن وہب، صفحہ: 587، حدیث: 487۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ: 655۔
3...شرح مسلم للنووی، جلد: 1، صفحہ: 12۔
4...الجامع فی الحدیث، باب العزلۃ، صفحہ: 534، حدیث: 428۔

قبر میں سلامتی کے لئے پاکیزہ رہیے

قبر میں نقصان پہنچانے والا چوتھا بُرا عَمَل ہے: **پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا۔** اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اکثر عذابِ قبر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔**[1]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں قبر کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ عالَمِ برزخ میں راحت و آرام پانے، قبر کی تنگی و وَحشت سے بچنے کے لئے ہم نے کل 8 کام سُنے۔ **ان میں سے 4 کام اختیار کرنے ہیں:** (1): نماز کی پابندی کرنی ہے (2): صدقہ خیرات کی عادت بنانی ہے (3): کثرت سے تِلاوت کرنی ہے اور (4): ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنی ہے۔ **اور 4 کاموں سے بچنا ہے:** (1): جھوٹ نہیں بولنا (2): خیانت نہیں کرنی (3): چغل خوری سے بچنا ہے اور (4): پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا ہے۔ یہ 8 کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت سے عذابِ قبر سے محفوظ رِہ جائیں گے۔ اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے! کاش! آج کی بابرکت رات میں ہم سب بخشش و مغفرت کی خیرات پانے میں کامیاب ہو جائیں۔

خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! | مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی!
تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ | مری بخش دے ہر خطا یاالٰہی!

رمضان کے روزوں کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پھر آمدِ رمضان ہے، نیکیوں کا موسمِ بہار آنے والا

1 ... ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ، باب التشدید فی البول، صفحہ: 69، حدیث: 348۔

ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے رمضان المبارک کے روزوں اور اعتکاف کے چند فضائل سن لیتے ہیں: **مختلف روایات کے مطابق** ❁ روزہ دار کا سونا عبادت ہے ❁ روزہ دار کی دُعا اور عمل مَقبول ہوتا ہے ❁ روزہ دار کے لئے فرشتے سورج ڈوبنے تک مَغْفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں ❁ روزہ دار کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ❁ روزہ دار کو اللہ پاک جنّتی پھل کھلائے گا ❁ روزہ دار کو اللہ پاک جنّتی شراب سے سیراب کرے گا ❁ روزہ دار کے لئے قیامت کے دن سونے کا دستر خوان لگایا جائے گا ❁ روزہ دار کا روزہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا ❁ روزہ دار کے چہرے کو اللہ پاک جہنم سے 70 سال کی مسافت دُور کر دے گا۔[1]

جو نادان کسی شرعی مجبوری کے بغیر روزۂ رمضان چھوڑ دیتا ہے وہ سَخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ روایات کے مطابق جو شرعی مجبوری کے بغیر رمضان شریف کا ایک روزہ ضائع کر دے تو اب عُمر بھر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پا سکتا۔[2]

اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں اپنے قَہر و غَضَب سے بچائے، ماہِ رمضان المبارک کے پُورے روزے خوش دِلی سے، ذوق و شوق کے ساتھ رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اعتکاف کے چند فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں کئی مقامات پر

1… فیضان رمضان، صفحہ: 84 تا 86 ماخوذاً۔

2… فیضان رمضان، صفحہ: 88 تا 89 ماخوذاً۔

اجتماعی اعتکاف کروایا جاتا ہے، اعتکاف گُناہوں سے بچنے اور ماہِ رمضان نیکیوں میں گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے، ابھی سے پُورا ماہِ رمضان یا کم از کم آخری عشرے کے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کرنے کی نیت کر لیجئے! ۞ مسلمانوں کی امّی جان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصِل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] ۞ **ایک حدیثِ پاک میں فرمایا:** جس نے رمضان المبارک میں 10 دِن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔[2]

ہند بھر میں اس سال کئی مقامات پر پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف ہو گا۔ ذمہ داران سے اس کی معلومات لے کر ابھی سے اعتکاف فارم جمع کروا دیجئے۔

آئیں گی سنّتیں جائیں گی شامتیں | دینی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
فضلِ رب سے ہدایت بھی جائے گی مل | دینی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
مرضِ عصیاں سے چھٹکارا چاہو اگر | دینی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف
ہو گا راضی خدا خوش شہِ انبیا | دینی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: دَرْس

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لله! آج کے اس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی

1…جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8480۔
2…جامِع صغیر، صفحہ: 516، حدیث: 8479۔
3…وسائلِ بخشش، صفحہ: 639-645 ملتقطاً۔

تنظیم دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت دینے اور اُمّت کو نیک نمازی بنانے کی کوشش میں مَصرُوفِ عَمَل ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **درس** بھی ہے،درس دینا یا سننا نیک اعمال (رسالہ) میں سے ایک نیک عمل بھی ہے آپ بھی اس میں شِرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا ❁ اتنی دَیر مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا ❁ نیک صحبت میں بیٹھنا نصیب ہو گا ❁ گھر سے ہی دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر کے چلیں گے توراہِ عِلْمِ دِین میں چلنے کا ثواب ملے گا ❁ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مخلوقات حتیٰ کہ دریا کی مچھلیاں بھی دُعا کریں گی۔

ہوٹل کی زینت بننے والا نوجوان

ایک اسلامی بھائی اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں: میں گُناہوں میں اس قدر گِھرا ہوا تھا کہ مجھے اپنی زِندگی کے قیمتی لَمحات برباد ہونے کا اِحْسَاس تک نہ تھا، ایک دن میں ہوٹل میں بیٹھا تھا اور ٹی وی پر چلنے والے فِلمی مناظِر میں کھویا ہوا تھا کہ سُنّتوں بھرا لِباس پہنے ایک اسلامی بھائی میرے قریب آئے اور گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور بولے: پیارے بھائی! باہَر چوک دَرْس ہو رہا ہے۔ آپ چند منٹ عِنَایَت فرما دیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں نیکیوں کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔ میں ان کی خوش اَخلاقی و ملنساری سے متاثّر (*Impress*) ہو کر ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہوٹل کے باہَر ایک اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** سے دَرْس دے رہے تھے، دوسرے اسلامی بھائیوں کی طرح میں بھی دَرْس سننے میں مصروف ہو گیا، دَرْس سُن کر میرا دِل چوٹ کھا گیا، میں نے صِدْقِ دِل سے توبہ کی اور اسلامی بھائیوں کی صحبت

اختیار کرلی، جس کی بدولت کبھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سَعادَت تو کبھی قافلوں میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سَفَر نصیب ہونے لگا۔ رَفتہ رَفتہ میں دِینی ماحول کے قریب سے قریب تَر ہوتا چلا گیا، بالآخر ہوٹلوں کی زِیْنَت بننے والا نوجوان چوک دَرْس کی برکت سے آج اَلحمدُلِلّٰہ! عاشقانِ رسول کے ساتھ مَسْجِد میں رات بَسَر کرنے والا بن گیا۔ (1)

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول | ہے فَیضانِ غوث و رضا دینی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ! | تم اپنائے رکھّو سدا دینی ماحول (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان کی قبر پر جانا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! شَبِ بَرَاءَت کو قبرستان کی حاضری مسلمانوں کا معمول ہے، لہٰذا بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے قبرستان جانے کے آداب بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ آیئے! پہلے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: **اِبْنِ ماجَہ کی حدیث شریف ہے: اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا، وَتُذَکِّرُ الْآخِرَۃَ یعنی میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب زیارتِ قبور کر لیا کرو کہ بے شک قبریں دیکھنا دُنیا سے بے رغبت کرتا اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (3)

اے عاشقانِ رسول! ❁ مسلمان کی قبر پر جانا سُنَّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہے اور اولیائے کرام و شُہَدائے عظام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مزارات پر حاضری سعادت ہی سعادت اور

1…میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا، صفحہ: 12 ملخصًا۔
2…وسائلِ بخشش، صفحہ: 646 ملتقطاً۔
3…ابن ماجہ، کتاب جنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، صفحہ: 252، حدیث: 1571۔

انہیں ایصالِ ثواب مَنْدُوب (یعنی پسندیدہ) و کارِ ثواب ہے۔[1] ❁ قبرستان میں اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد حدیثِ پاک میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق یُوں سلام کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔[2] ❁ قبرستان میں داخِل ہو کر یہ دُعا پڑھی جائے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ (ترجمہ: اے اللہ! اے گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے ربّ! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو اُن پر اپنی رحمت فرما اور ان کو میرا سلام پہنچا دے۔)

شَرۡحُ الصُّدُوۡر میں ہے: جو بندہ قبرستان میں داخِل ہو کر یہ دُعا پڑھے تو حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام سے لے کر دُعا پڑھنے کے وقت تک جتنے مسلمان فوت ہوئے سب دُعا پڑھنے والے کے لئے دُعائے مغفرت کریں گے۔[3] ❁ اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحبِ قبر کے مرتبے کا لحاظ کرتے ہوئے باادب بیٹھ جائیے ❁ قبروں کی زیارت کے لئے یہ 4 دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ[4] ❁ جمعہ کے دن بعدِ نمازِ صُبح زیارتِ قُبُور افضل ہے[5] ❁ رات کو تنہا قبرِستان نہ جانا چاہئے[6] ❁ بابَرَکت راتوں خصوصاً شَبِ بَرَاءَت میں زیارتِ قُبُور

1... فتاوٰی رضویہ، جلد:9، صفحہ:532۔
2... ترمذی، کتاب: جنائز، صفحہ:275 حدیث 1053۔
3... شَرۡحُ الصُّدُور، الباب الثامن والثلاثون...الخ، صفحہ:160۔
4... عالمگیری، کتاب الکراہیة، الباب السادس عشر فی زیارة القبور...الخ، جلد:5، صفحہ:430۔
5... فتاوٰی رضویہ، جلد:9، صفحہ:523۔
6... فتاوٰی رضویہ، جلد:9، صفحہ:523۔

اَفضل ہے[1] ۞ اِسی طرح بابَرَکت دِنوں مثلاً عید الفطر، بقر عید، 10 محرم، ذُوالحجہ کے ابتدائی 10 دنوں میں بھی زیارتِ قُبُور افضل ہے[2] ۞ قَبْر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اِس میں بے ادبی اور بد فالی ہے۔ ہاں! اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لئے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے[3] ۞ قَبْر پر چَراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھے، ہاں اگر آپ کے پاس، "چارجر" ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تِلاوت کرنے کے لئے روشنی مقصود ہو تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔[4]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 … عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور … الخ، جلد: 5، صفحہ: 430۔
2 … عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور … الخ، جلد: 5، صفحہ: 430۔
3 … فتاوٰی رضویہ، جلد: 9 صفحہ: 525-483 ملخصاً۔
4 … قبر والوں کی 25 حکایات، صفحہ: 47۔